رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ۱۸ ۔ ۱۹۵۵ ۔ ۲ ۔ ۱۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ
خطبہ نمبر ۱۳
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم : شنبہ ★ ۸ شعبان ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲ شہادت ۱۳۳۴ ہش ★ ۲ اپریل ۱۹۵۵ء | نمبر ۸۰

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

بائیں بازو کی کمزوری میں سرعت کے ساتھ فرق پڑ رہا ہے۔ کل صبح حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ یکم اپریل ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے کراچی سے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار ارسال فرمائی ہے۔

کراچی ۳۱ مارچ پونے دو بجے بعد دوپہر (بذریعہ تار)

حضور کے بائیں بازو کی کمزوری میں سرعت کے ساتھ فرق پڑ رہا ہے۔ بازو پر مالش کرنے اور اسے آہستہ آہستہ حرکت دینے سے اچھا اثر پڑ رہا ہے۔ حضور کو دن کے وقت کسی قدر بے چینی کی شکایت رہی۔ مگر رات کو گہری نیند آگئی۔ آج صبح حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ صبح حضور چھڑی کی مدد کے بغیر کچھ قدم چلے۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت کی وحدت اور سالمیت کو برقرار رکھنے کیلئے ہم کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی اہم قرارداد

ربوہ یکم اپریل ۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ۳۰ مارچ کو مسجد مبارک میں اہل ربوہ کا جو تربیتی جلسہ منعقد ہوا تھا۔ اس میں قائد مجلس مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی نے مقامی مجلس کے اراکین کی طرف سے حسب ذیل قرارداد پیش کی۔ جو اتفاق رائے سے منظور ہوئی:۔

ہم جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ یہ عہد کرتے ہوئے اپنے محبوب امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر جماعت احمدیہ میں کوئی شریر عنصر جماعت کی وحدت و سالمیت کے خلاف کوئی آواز کسی جگہ بھی اٹھائے گا۔ یا کسی رنگ میں فتنہ کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو ہم اسے ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ ہم نے احمدیت کو خدا تعالیٰ کے لئے اختیار کیا ہے۔ پس جماعت میں فتنہ پھیلانے والی بات خواہ ہمارے عزیز ترین وجود سے بھی ظاہر ہو تو ہم اس کا پوری طاقت سے مقابلہ کریں گے۔ اور اس وقت تک دم نہیں لیں گے۔ جب تک کہ اس فتنہ کا قلع قمع نہ کر دیں۔ یعنی کہ اگر اسلام کی راہ میں جان بھی قربان کرنی پڑے۔ تو ہرگز گریز نہیں کریں گے۔ اور اسے عین سعادت سمجھیں گے۔

نواب شاہ کے ہوائی اڈے کو ترقی دیکر بین الاقوامی اڈہ بنا دیا جائیگا

کراچی یکم اپریل ۔ بیرونی امداد کے امریکی ادارے اور پاکستان کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے نواب شاہ کے ہوائی اڈے کو ترقی دے کر اسے ایک بین الاقوامی اڈہ بنا دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں حکومت امریکہ دس لاکھ ڈالر کی مدد دے گی۔ باقی تمام اخراجات حکومت پاکستان خود برداشت کرے گی۔ یہ اڈہ کراچی کے ہوائی اڈے کے لئے امدادی اڈے کا کام دے گا۔

لبنان کے وزیر اعظم ترکی کے دورے پر

انقرہ یکم اپریل ۔ لبنان کے وزیر اعظم ترکی کے سرکاری دورے پر کل بیروت سے انقرہ پہنچ گئے لبنان کے صدر کامل شمعون بھی آج روم سے انقرہ پہنچنے والے ہیں۔

کابل میں سفارت خانے پر حملے کیخلاف حکومت پاکستان کا شدید احتجاج

کراچی یکم اپریل ۔ حکومت پاکستان نے کابل میں سفارتخانے پر حملے کے حالیہ سنگین واقعہ کے خلاف حکومت افغانستان سے شدید احتجاج کیا ہے۔ حکومت کا احتجاجی مراسلہ کل افغانستان کے سفیر سردار محمد عتیق خاں رفیق کے حوالے کیا گیا۔ افغانستان کے وزیر اعظم نے ۲۹ مارچ کو جو تقریر کی تھی۔ اور جس کے نتیجے میں یہ حملہ ہوا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مراسلے میں حکومت پاکستان نے لکھا ہے کہ حکومت اس حملہ کو انتہائی سنگین سمجھتی ہے۔ مراسلہ میں حکومت افغانستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس تمام واقعہ کی وضاحت کرے اور یقین دلائے کہ آئندہ پاکستان کے خلاف تشدد آمیز کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اور سفارتی عملے کی حفاظت کے مناسب انتظامات کئے جائینگے۔ مراسلہ میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ پاکستان کی جائیداد کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کا معاوضہ ادا کیا جائے اور حکومت افغانستان اس واقعہ پر معذرت کا اظہار کرے۔ وزیر اعظم جناب محمد علی کو تمام ملک سے تار موصول ہو رہے ہیں جن میں اس واقعہ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرنے کے علاوہ انہیں یقین دلایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان کی عزت و وقار کو برقرار رکھنے کے لئے جو قدم بھی اٹھائے گی۔ سارا ملک اس کی پوری پوری حمایت کرے گا۔ کل کراچی میں اس واقعہ کے خلاف احتجاج کے طور پر ایک جلوس نکالا گیا جلوس بڑی بڑی سڑکوں پر سے گزرتا ہوا وزیر اعظم کی کوٹھی پر ختم ہوا۔ وزیر اعظم نے انہیں تلقین کی کہ وہ اشتعال انگیزی کے باوجود صبر و سکون سے کام لیں۔ افغانستان میں پاکستان کے سفیر کرنل اے۔ ایس۔ بی شاہ کل پشاور سے کراچی پہنچے سفارت خانے پر حملے کے وقت وہ کابل میں نہیں تھے۔

ترکی کا فوجی وفد استنبول سے کراچی روانہ ہو گیا

کراچی یکم اپریل ۔ ترکی کا فوجی وفد پاکستان آنے کے لئے کل استنبول سے روانہ ہو گیا۔ یہ وفد ۷ ممبران پر مشتمل ہے۔ ترکی جنرل اٹ ایک اعلیٰ افسر اس کی قیادت کر رہے ہیں۔

دفاعی معاہدے میں شمولیت کی منظوری

لندن یکم اپریل ۔ حکومت برطانیہ نے دارالعوام میں ایک تحریک پیش کی ہے۔ جس کا مقصد ترکی و عراق کے دفاعی سمجھوتے میں شمولیت کی منظوری حاصل کرنا ہے

ایڈیٹر روشن دین تنویر
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ مارچ ۱۹۵۵ء

اندرونی امن کی ضرورت

پاکستان کی طرف سے امریکہ میں سفیر سید امجد علی نے گورنمنٹ کالج کے طلباء اور سٹاف کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستانیوں کو اپنے ملک کی تعمیر کے لئے پوری تندہی سے کام کرنا چاہیئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب تک ہم پاکستان کو مضبوط اور مستحکم نہ بنائیں گے۔ امریکہ میں میرا کام مشکل ہو جائیگا۔ اس سے پہلے بھی وہ ایک تقریر میں انہی خیالات کا اظہار فرما چکے ہیں۔ آپ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ امریکی امداد کے لئے ضروری ہے کہ ہم پاکستان کی حالت کو سنواریں۔ اور انتشار کی راہیں مسدود کر دیں۔

بات اصل میں یہی ہے کہ دوسرے ممالک جو کسی ملک کو امداد دیتے ہیں۔ تو کم سے کم وہ یہ ضرور دیکھتے ہیں کہ ان کی امداد واقعی ملک کے مفاد کے لئے استعمال ہو رہی ہے یا نہیں۔ اگر خدانخواستہ کسی ایسے ملک میں حالات مطمئن نہ ہوں۔ اور جس غرض سے مدد دینے والا ملک مدد دیتا ہے وہ حاصل نہ ہو۔ تو قدرتاً اس کے دل میں شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ امداد کا ہاتھ روک لیتا ہے یا تنگ کر لیتا ہے۔

آج دنیا میں شاذ ہی کوئی ایسا ملک ہو گا جو کسی نہ کسی رنگ میں دوسرے ممالک سے امداد حاصل نہ کرتا ہو۔ امداد دینے والے ممالک میں امریکہ کا حصہ بہت زیادہ ہے۔ وہ نہ صرف پسماندہ ایشیائی ممالک کو امداد دیتا ہے بلکہ یورپی ممالک میں برطانیہ اور فرانس تک ایسے مضبوط اور مستحکم ممالک بھی اس سے امداد لے رہے ہیں۔ اس لئے ہمارے جیسے پسماندہ ملک کو اگر امریکہ یا کوئی اور ملک انسانی ہمدردی یا تجارتی وغیرہ اغراض کے پیش نظر امداد دیتا ہے۔ تو ایسی امداد لینے میں اس وقت کوئی حرج نہیں۔ جب تک ہماری آزادی اور حریت پر ضرب نہ پڑتی ہو۔

ہمارا ملک بہت سے ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں یقیناً ایک پسماندہ ملک ہے اور اسے کئی طرح سے ترقی یافتہ ممالک کی امداد کی ضرورت ہے۔ سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ زراعت اور دوسرے کاموں میں جو ترقیاں موجودہ دنیا میں بروئے کار آ رہی ہیں۔ ان سے استفادہ کرنا موجودہ حالات میں ہمارے ملک کے لئے اسی طرح ممکن ہے

۵ حوالہ صفحہ

کہ جب تک ہم اپنی اشیاء پر خود کفیل نہ ہوں ضرورت کے مطابق ترقی یافتہ ممالک سے امداد لیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ صحیح معنوں میں دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں جو خود کفیل ہونے کا دعویدار ہو۔ حتےٰ کہ امریکہ جیسا متمول ملک بھی بعض باتوں میں ہمارے جیسے پسماندہ ممالک کا محتاج ہے۔ اگر امریکہ آج دنیا سے منقطع ہو جائے اور دوسرے ممالک سے اس کی تجارت اور درآمد بند ہو جائے۔ تو چند ہی سالوں میں وہ بھی پستی میں گر جائے۔ اور اس کی بے بہا دولت اس کے کسی کام نہ آئے۔

الغرض ترقی یافتہ سے ترقی یافتہ ملک بھی خلاء میں ترقی نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی دوسرے ممالک سے تعلقات رکھنے اور ان سے امداد لینا اور انہیں امداد دینا آج کی دنیا میں نہایت ضروری ہے۔ البتہ جن ممالک کے لوگ محنتی اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے ملک کے امکانات سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بلکہ دوسرے ممالک کے تعلقات کو بھی اپنی ترقی کے لئے باحسن طریق استعمال کرتے ہیں۔ اور جو امداد حاصل کرتے ہیں۔ اس کو ضائع نہیں ہونے دیتے۔ بلکہ اس میں اضافہ کر کے اپنے ملک کی حالت کو بہتر سے بہتر بناتے ہیں۔ اور امداد دینے والے ممالک بھی انہیں کو زیادہ سے زیادہ امداد دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کی اپنی اغراض بھی اسی طرح پوری ہو سکتی ہیں۔ کہ جن اغراض کے لئے امداد دی جاتی ہے۔ ان کو تقویت پہونچے۔

جس ملک کے حالات مطمئن نہ ہوں انہیں باہر سے امداد بھی نہیں دی جاتی۔ اس لئے کہ امداد دینے والے ممالک سمجھتے ہیں کہ ایسے ملک کو امداد دینے سے کچھ حاصل نہیں بلکہ ضیاع ہے۔ اس لئے ہمارے خیال میں سید امجد علی کی اس بات میں بڑا وزن ہے کہ پاکستانیوں کو تندہی سے کام کرنا چاہیئے ورنہ امریکہ میں ان کا کام مشکل ہو جائے گا۔ یہ ایک اہم معاملہ ہے۔ جسے پاکستانیوں کو زیر نظر رکھنا لازمی ہے۔ لیکن اگر یہ بات نہ بھی ہو۔ تو پھر بھی کوئی ملک دنیا میں ایسا نہیں۔ جو اندرونی غیر مطمئن حالات کی موجودگی میں ترقی کی طرف قدم بڑھا سکے۔

کسی ملک کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ اس کے کام کرنے والے افراد کو امن کی فضا حاصل ہو۔ تاکہ وہ مطمئن ہو کر اپنے

۱۴ بنے پیشوں میں ترقی کے راستہ پر گامزن ہوں۔ جس ملک کے حالات مطمئن نہ ہوں اس میں نیک نیتی اور محنت سے کام کرنے والے افراد بھی دلجمعی سے کام نہیں کر سکتے۔ اور جو ترقی کی سکیمیں بنائی جاتی ہیں۔ وہ ادھوری کی ادھوری رہ جاتی ہیں۔ پاکستان ایک ایسے دور میں سے گزر رہا ہے۔ جس میں اندرونی امن کی نہایت سخت ضرورت ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ پاکستان کے سمجھدار لوگ اس ضرورت کو پوری طرح محسوس کرتے ہیں۔ سیاسی اور کئی قسم کے اختلافات ہر ملک میں پائے جاتے ہیں۔ پاکستان بھی ان سے مبرا نہیں لیکن عقلمند اقوام ایسے اختلافات کو حدود کے اندر رکھتی ہیں۔ اور ان کو اتنا نہیں بڑھنے دیتیں۔ کہ بحیثیت مجموعی وہ قومی اور ملکی ترقی پر اثر انداز ہوں

پاکستان مغربی پاکستان کے ایک یونٹ کے اعلان کے بعد ایک نئے تاریخی دور میں داخل ہو رہا ہے۔ مغربی پاکستان کے ایک یونٹ بنانے میں جو بنیادی غرض ہے۔ وہ یہی ہے کہ صوبائی اور لسانی

وغیرہ اختلافات کم سے کم ہو جائیں۔ اور پاکستان کے شہری یک جہتی اور اتحاد و اتفاق سے مفاد تمام کی باتوں میں ارتقائی منازل طے کریں۔ اور ایسے اختلافات جن کی بنیاد مبالغہ آمیز جذبات پر ہے۔ جن سے بعض عاقبت نااندیش لوگ ذاتی فائدہ اٹھانے کے لئے کام لیتے ہیں۔ اور ملک میں باعث انتشار بنتے ہیں انہیں بالکل ختم کر دیا جائے۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ ملک کے سربرآوردہ اور سمجھدار لوگ جو ملک کے واقعی خیر خواہ ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ ہمارا ملک نہ صرف غیر ممالک کی صف میں باوقار مقام حاصل کرے۔ بلکہ اس کے شہری امن و سہولت کی زندگی گزارنے کے قابل ہوں پوری کوشش کریں گے۔ کہ ایک یونٹ بننے کے جس نئے دور میں پاکستان داخل ہو رہا ہے اس میں کامیاب ہو۔ اور جن اغراض کے پیش نظر یہ اقدام کیا گیا ہے۔ وہ اغراض پوری ہوں۔

امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے نام

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۳۰ مارچ کو مسجد مبارک میں اہل ربوہ کا جو تربیتی اجلاس منعقد ہوا اس میں امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا حسب ذیل پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

"میرے نزدیک دین کا مرکزی نقطہ تقوےٰ ہے۔ جس کا مقام مومن کا قلب ہے تقوےٰ کا تصور بہت گہرا اور بہت وسیع ہے۔ مگر اس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان اپنے ہر قول اور فعل اور ہر حرکت اور ہر سکون میں خدا کی رضا کی تلاش اور اس کی ناراضگی سے بچنے کی کوشش کو اپنا مقصود و مدعا بنائے۔ اور ہر بات کہتے ہوئے اور ہر کام کرتے ہوئے بلکہ ہر کام سے رکتے ہوئے بھی یہ سوچ لیا کرے کہ کہیں اس میں کوئی پہلو خدا کی ناراضگی کا تو نہیں ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کی تعریف میں فرمایا ہے کہ:-

سنو ہے حاصل اسلام تقوےٰ ؛ خدا کا عشق ہے اور جام تقویٰ
مسلمانو بناؤ تام تقوےٰ ؛ کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ
ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے

پس میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے نوجوان بھی تقوےٰ کو اپنا شعار بنائیں گے۔ اور اپنے ہر قول و فعل میں خدا کی رضا جوئی کو مقدم رکھیں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ ہو۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہے۔ اور انہیں سچا خادم دین بنا کر حسنات دارین سے نوازے آمین والسلام مرزا بشیر احمد ربوہ $\frac{3}{55}$ ۲۹

خطبہ جمعہ ۱۳

اللہ تعالیٰ جو وعدہ کرتا ہے بندوں کا فرض ہوتا ہے اس کے پورا کرنیکے لئے اپنی ساری کوششیں وقف کردیں

دن اور رات اسلام کی اشاعت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو پھیلانے میں لگے رہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۴۵ء - بمقام بیت الفضل ڈلہوزی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

ہماری جماعت کا ہر شخص

جو دین کے لئے قربانی نہیں کرتا۔ اور پوری طرح جدوجہد سے کام نہیں لیتا۔ اور سستی سے کام لیتا ہے اس کا اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان نہیں۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ جو وعدے کرتا ہے۔ وہ آپ ہی آپ پورے نہیں ہوجایا کرتے۔ بلکہ بندوں کی ہمت اور قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ قصہ مشہور ہے کہ ایک بزرگ کے پاس کوئی شخص آیا۔ اور کہا کہ میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ آپ دعا کریں۔ انہوں نے کہا بہت اچھا میں دعا کروں گا۔ اس کے بعد وہ اٹھ کر چل پڑا۔ مگر جس طرف سے آیا تھا اس طرف نہ گیا۔ بلکہ دوسری طرف چل پڑا۔ اس بزرگ نے بلا کر پوچھا۔ میاں ادھر کیوں جارہے ہو گھر کیوں نہیں جاتے۔ اس نے کہا میں فوج میں ملازم ہوں چھٹی پر آیا تھا۔ اور اب واپس فوج میں جارہا ہوں اس بزرگ نے کہا۔ اگر تم فوج میں جارہے ہو۔ تو پھر میری دعا سے کچھ نہیں بنے گا۔ میری دعا تو تبھی قبول ہوسکتی تھی۔ جب تم گھر جاتے۔ تو یہ خدائی قانون ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے قانون کی پابندی کرتا ہے۔ اور اس کے اکثر وعدوں کو پورا کرنے کے لئے

انسانی جدوجہد کی ضرورت

ہوتی ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانے میں یہ نہیں ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کنعان کے لوگوں کو رسیوں میں باندھ کر موسےٰ کے ساتھیوں کے سپرد کردیا ہو۔ بلکہ یہی حکم ہوا کہ اپنی قوم کو لے کر جنگلوں کی طرف چلے جاؤ۔ تاکہ ان میں جفاکشی اور بہادری کا مادہ پیدا ہو۔ وہ ایک لمبے عرصہ تک جنگلوں میں تکالیف برداشت کرتے۔ اور تنگی کی حالت میں دن بسر کرتے رہے۔ وہ شہری لوگ تھے

آرام و آسائش کے عادی

تھے۔ ان کو کھانا نہیں ملتا تھا۔ پیاس کی تکلیف ستاتی تھی۔ شہروں کے رہنے والے یہ تکالیف کہاں برداشت کرسکتے تھے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام ان کو رعمیس جیسے شہر سے نکال کر لائے تھے۔ ان شہری لوگوں کو حضرت موسےٰ علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کی فتوحات کا وعدہ

یاد دلاتے رہے اور ان کی کمر ہمت مضبوط کرتے۔ جب وہ بھوکے رہتے رہتے کمزور ہو گئے پیاسے رہتے رہتے نڈھال ہوگئے۔ اور گھر سے بے گھر آوارہ جنگلوں میں پھرتے پھرتے تنگ آگئے۔ تو حضرت موسےٰ علیہ السلام سے پوچھنے لگے کہ فتح کا دن کب آئے گا۔ اور ہمیں کب چین اور آرام نصیب ہوگا۔ تب حضرت موسےٰ علیہ السلام نے کہا یہ جبار قوم جو تمہارے سامنے کھڑی ہے۔ اسے مار لو۔ تو فتح تمہاری ہے۔ اس پر حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا عجیب بات ہے۔ دس پندرہ سال تک تو ہمیں جنگلوں میں مارے مارے لئے پھرتا رہا۔ اور اب کہتا ہے کہ یہ فوج کھڑی ہے۔ اسے مار لو تو فتح تمہاری ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کدھر گیا ہے۔ کہ تم اس زمین کے وارث ہوگے۔ اور تو ہمیں بجائے اپنے ملک کے دوسرے ملک میں لے آیا ہے۔ ہم گھر سے بے گھر ہوگئے ہیں۔ ہم نے بے شمار تکالیف برداشت کی ہیں اور اب تو ہمیں یہ کہتا ہے کہ

جاؤ دشمن کو مار لو

اور ملک تمہارا ہے۔ ان خیالات کی وجہ سے وہ اس قدر جوش میں آگئے۔ کہ موسےٰ کو مخاطب کرکے بول اٹھے اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ اے موسےٰ کیا تو ہم سے تمسخر کرتا ہے کہ اس قوم پر فتح حاصل کرلو۔ تو یہ زمین تمہاری ہے۔ اگر ہم نے ہی سب کچھ کرنا تھا۔ تو خدا تعالیٰ کے وعدے دینے کی کیا ضرورت تھی۔ اب جا

تو اور تیرا خدا لڑتے پھرو

ہم تو یہ بیٹھے ہیں۔ ہم نے جنگ کرکے دشمن سے ملک فتح کرنے کی نیت سے وطن نہ چھوڑا تھا۔ ہم تو ان وعدوں کے دھوکے میں آگئے۔ جو ہمیں دیئے گئے تھے۔ درحقیقت وہ

ایک شدید غلط فہمی میں مبتلا

تھے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے بندوں کو کچھ کرنا نہیں پڑتا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ ہم تکلیفیں اٹھاتے ہوئے کنعان کے دروازہ تک پہنچ گئے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کو چاہیئے۔ کہ وہ پہلے لوگوں کو مار دے۔ اور ہمیں اس زمین کا وارث کردے۔ حالانکہ

اللہ تعالیٰ کے وعدے کا تو یہ مطلب تھا

کہ جس قوم سے ان کا مقابلہ تھا۔ وہ اپنے پاس ظاہری ساز و سامان بہت زیادہ رکھتی تھی۔ اور اس کے پاس فتح حاصل کرنے کے تمام قسم کے سامان موجود تھے۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی بالکل بے سروسامان تھے۔ اور ان کے پاس بظاہر کوئی چیز ایسی نہ تھی۔ جو فتح کو قریب لانے والی ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا

عمالقہ کی قوم پر فتح حاصل کرنا

ایسا ہی تھا۔ جیسے چوہا بلی کو مار دے۔ عمالقہ قوم کی شام و کنعان پر حکومت تھی۔ اور وہ بہت زیادہ قوت و شوکت رکھتی تھی۔ اور نہایت جابر قوم تھی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی اینٹیں پاتھنے والے غلامی کی زندگی بسر کرنے والے اور سیاست سے بالکل جاہل اور ناواقف تھے۔ باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ تھا۔ کہ وہ جاہل اور ناواقف اور غلامی کی زندگی بسر کرنے والی قوم کو اس کے دشمنوں پر غالب کردے گا۔ اور عمالقہ کی زمین کا وارث کر دیگا۔ اور یہ سینکڑوں سال تک غلام رہنے والی قوم جس نے کبھی تلوار نہیں چلائی تھی۔ اور غلامی کی زنجیروں میں مقید تھی۔ قوم عمالقہ پر جو تلوار کی دھنی تھی۔ اور ہر قسم کے ساز و سامان اس کے پاس موجود تھے۔ غالب آجائیگی۔ مگر یہود نے ناواقفی سے یہ سمجھا کہ بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہونے کا وعدہ ہے۔ اور انکار کرکے تباہ ہوگئے۔ اور ملک اگلی نسل نے جاکر فتح کیا جو اس غلطی کو سمجھ گئی۔ پس خدا تعالیٰ کا ہاتھ عمالقہ کو مارنے میں ظاہر نہیں ہوا۔ بلکہ کمزور قوم کو غالب قوم پر فتح دینے میں ظاہر ہوا۔

آج بھی اگر

کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے کوشش نہیں کرتا اور یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے خود بخود بغیر ہماری کوششوں کے پورے ہو جائیں گے۔ تو وہ بھی اپنے عمل سے یہی کہتا ہے۔ کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون کہ جا تو اور تیرا رب جاکر لڑو۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ جو کچھ موسیٰ ع کے وقت میں ہوا۔ وہی کچھ ہر نبی کے زمانہ میں ہوا ہے۔ ہندوؤں میں

حضرت کرشن ؑ کو جو لڑائی لڑنی پڑی

وہ خود کرشن جی۔ ارجن جی۔ پانڈوؤں اور ان کے ساتھیوں نے لڑی۔ یہ نہیں ہوا۔ کہ بجائے ان کے لڑنے کے فرشتے آسمان سے نازل ہوئے ہوں۔ اس خطرناک لڑائی کی وجہ یہ تھی۔ کہ کوروؤں نے حق کو چھوڑ دیا۔ اور کج روی اختیار کی۔ لیکن جب دونوں فریق صف آرا ہوئے۔ تو دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اور خود پانڈو جن کے حق کے لئے یہ لڑائی لڑی جارہی تھی۔ جی چھوڑ رہے تھے۔ اس پر ارجن جی نے کرشن ؑ سے کہا۔ کہ لڑائی کیسے لڑیں۔ پانڈو خود لڑائی کے لئے تیار نہیں۔ اور دشمن بہت زیادہ تعداد میں ہے۔ جس کا مقابلہ کرنا ناممکن ہے۔ بہتر ہے کہ لڑائی نہ کی جائے۔ تب کرشن جی نے کہا۔ خواہ پانڈو لڑنے کے لئے تیار ہوں اور خواہ دشمن کتنا ہی زیادہ ہو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ اور ہم دشمن پر فتح حاصل کر لیں گے۔ آخر جنگ ہوئی۔ اور اس میں کرشن جی کو فتح نصیب ہوئی۔ باوجود اس کے کہ کورو طاقت کے لحاظ سے ان سے بہت بڑھ کر تھے۔ کرشن جی کو اس لئے فتح حاصل ہوئی۔ کہ وہ راستی پر تھے۔ اور ان کے دشمن جھوٹ کے حامی تھے۔ ایسے موقعوں پر

لڑائی وہی جیتا کرتا ہے

جو خدا تعالیٰ کا بندہ ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کے لئے غیر معمولی سامان پیدا کر دیتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ انبیاء کے ماننے والوں کو لڑائی بھی نہ لڑنی پڑے۔ اور آسمان سے فرشتے اتر کر ان کے لئے فتح کے سامان پیدا کر دیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جماعت کو بھی قربانیوں کے بعد غلبہ عطا کیا گیا۔ اور یہی حال ہماری جماعت کا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کو بغیر قربانیوں کے غلبہ حاصل ہو جائے۔ مثلاً

عیسائیوں کو آج بڑی طاقت حاصل ہے

مگر وہ طاقت اور وہ غلبہ جو عیسائیوں کو حاصل ہے۔ بغیر قربانیوں کے حاصل نہیں ہوا۔ ایسا نہیں ہوا۔ کہ عیسائی سوئے ہوئے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے لوگوں کی گردنوں میں رسیاں ڈال ڈال کر ان کے پاس لاتے ہوں۔ اور ان کی جماعت میں داخل کرتے ہوں۔ اور اس طرح ان کی جماعت ترقی کر گئی ہو۔ بلکہ عیسائیوں نے جانیں دیں اور

سینکڑوں سال تک قربانیاں

کرتے چلے گئے۔ تین سو سال تک عیسائیوں نے ایسی قربانیاں کی ہیں۔ کہ ان کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اٹلی میں میں نے وہ جگہ دیکھی ہے۔ جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جماعت کے افراد حکومت کے ظلموں سے بھاگ کر چھپا کرتے تھے۔ وہ جگہ زمین سے اسی فٹ گہری ہے۔ اور اتنی سڑاند اور بدبو آتی ہے۔ کہ انسان کے لئے اس کے اندر داخل ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور نمی اور تاریکی اس قدر ہے کہ الامان۔ چونکہ قرآن مجید میں ان مقامات کا ذکر ہے۔ اس لحاظ سے میرے لئے بہت اہم تاریخی جگہ تھی۔ اور میں نے اسے دیکھنا ضروری سمجھا۔ اس

غار کے تین حصے

انہوں نے بنائے ہوئے تھے۔ پہلا حصہ زمین سے پندرہ یا بیس فٹ نیچے تھا۔ جیسے چوہا یا چھچھوندر جگہ کھودتا ہے۔ ایسے ہی انہوں نے زمین کھودی ہوئی تھی۔ اور اس کے اندر

کئی راستے

بنائے ہوئے تھے۔ تاکہ اگر پولیس ان کو پکڑنے کے لئے آ بھی جائے۔ تو اس کو پتہ نہ لگ سکے۔ کہ راستہ کدھر جا رہا ہے۔ راستے بالکل بھول بھلیاں کی طرح تھے۔ ایک اس طرف جا رہا ہے۔ اور دوسرا دوسری طرف ایک ہی جگہ سے کئی راستے نکلتے تھے۔ اور آگے جا کر بعض ان میں سے بند ہو جاتے تھے۔ اگر پولیس ان کو پکڑنے کے لئے آ جاتی تو چونکہ مسیحیوں کو تو راستوں کا علم ہوتا تھا۔ اس لئے وہ بھاگ جاتے تھے۔ پھر اس خیال سے کہ کسی وقت پولیس آ ہی پکڑے۔ انہوں نے اوپر کی منزل کے نیچے ایک دوسری منزل بنائی ہوئی تھی۔ جب اوپر کی منزل میں پناہ نہ مل سکتی تھی۔ تو وہ دوسری منزل میں چلے جاتے تھے۔ اس منزل تک جانے کے لئے پکی سیڑھیاں نہ ہوتی تھیں۔ بلکہ لکڑی کی سیڑھیاں ہوتی تھیں۔ جنہیں وہ دوسری منزل میں اتر کر ہٹا لیتے تھے۔ تاکہ پولیس انہیں استعمال کر کے پکڑ نہ لے اور تعاقب میں دیر لگ جائے۔ ان غاروں میں بعض دفعہ ان کو تین تین سال تک چھپنا پڑتا تھا۔ اور اگر کبھی پولیس کو ان کا سراغ مل جاتا۔ اور وہ ان پر قابو پا لیتی۔ تو ان کو قتل کر دیتی تھی۔ میں نے

بعض کتبوں پر نہایت دردناک عبارتیں

لکھی ہوئی دیکھی ہیں۔ کہ یہ میری پیاری بیوی یا میری پیاری بیٹی یا میرے پیارے بیٹے یا میری پیاری بہن کی قبر ہے۔ فلاں سن میں ہم عبادت کر رہے تھے۔ کہ پولیس نے آ کر ان کو پکڑ لیا۔ اور قتل کر دیا۔ ایک گرجے میں سات پادری عبادت کر رہے تھے۔ پولیس آ گئی۔ اور اس نے آ کر ان کو پکڑ لیا۔ اور ساتوں کے ساتوں قتل کر دیئے گئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو

سید ولد آدم

ہیں اور تمام انبیاء کے سردار ہیں۔ آپؐ کو بھی بنی بنائی جماعت نہیں مل گئی۔ تیرہ سال تک کفار مکہ نے آپؐ کو سخت سے سخت تکلیفیں دیں۔ ایسی تکلیفیں کہ ان کا تصور کر کے بھی انسان کی روح کانپ جاتی ہے۔ تیرہ سال کی تکالیف برداشت کرنے کے بعد آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہجرت کی اور مدینہ چلے گئے۔ دشمن نے وہاں بھی آپ کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور مدینہ پر چڑھائی کر کے وہاں سے بھی مسلمانوں کو نیست و نابود کرنا چاہا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اجازت دی گئی۔ کہ اب ان کا مقابلہ کیا جائے۔ اگر مقابلے کی اجازت نہ ہوتی۔ تو مسلمانوں کا زندہ رہنا محال تھا۔

مسلمانوں نے کفار کا مقابلہ کیا

اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد ایسے فرشتوں سے کی۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لم تروھا۔ کہ وہ نظر نہ آتے تھے۔ بہرحال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اور آپؐ کے صحابہؓ نے متواتر تیرہ سال تک تکالیف برداشت کیں۔ اور تیرہ سال کے بعد اللہ تعالیٰ کی اجازت کے ماتحت کفار کا مقابلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح دی۔ اور ان کو کفار کی روزانہ تکالیف سے ایک حد تک نجات مل گئی۔ اور کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کی وجہ سے ان کو

قیصر و کسریٰ کے تختوں کا وارث

کر دیا۔ لیکن یہ نہیں ہوا۔ کہ صحابہ رضؓ گھروں میں آرام سے بیٹھے رہے ہوں۔ کہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ہم کو ہمارے دشمنوں پر فتح دے گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ خود بخود پورا ہو جائیگا۔ بلکہ انہوں نے اپنے اعمال سے ثابت کر دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے انسان کو ہر قسم کی قربانی بے دریغ کرنی چاہیئے۔ خواہ وہ جانی ہو یا مالی ہو۔ پس اللہ تعالیٰ جو وعدہ کرتا ہے۔ بندوں کا فرض ہوتا ہے۔ کہ اس کے پورا کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کریں۔

ہمارے زمانہ میں

دہریت کا فتنہ

اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا سرے سے ہی انکار کر دیا گیا ہے۔ دنیا کے نزدیک آج خدا تعالیٰ کسی ہستی کا نام نہیں۔ ہمارا اذان میں لا الٰہ الا اللہ کہنا دنیا کے لئے ایک بے معنی چیز ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے وجود کا ہی سرے سے انکار پایا جاتا ہے تو یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ کہ خدا ایک ہے یا دو ہیں یا تین ہیں۔ پہلے اللہ تعالیٰ کے وجود کو منوانے کا سوال ہے۔ اس کے بعد لا الٰہ الا اللہ کا مقام ہے۔ ان تاریکی اور ظلمت کے دنوں میں ہماری جماعت کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اسے کس قدر قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اگر ہم میں سے ہر انسان سر سے پیر تک اپنے تمام اعضا اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے میں نہیں لگاتا۔ اگر ہم میں سے ہر فرد اپنا دن اور رات خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے صرف نہیں کرتا۔ تو ہم بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کی طرح ہیں۔ جنہوں نے یہ کہا تھا۔ اذھب انت و ربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے منہ سے یہ کہہ دیا تھا۔ اسی لئے ہم ان کو برا بھلا کہتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنے اعمال سے یہی ثابت کرنے والے ہوں۔ تو ہم میں اور ان میں کیا فرق ہو سکتا ہے۔ آج جس شخص کے دل میں

سستی اور غفلت

پیدا ہوتی ہے۔ اور قربانی کرنے سے جی چراتا ہے وہ یقیناً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے ہے۔ گو وہ منہ سے نہ کہے لیکن قوموں کے منہ سے جو برے الفاظ نکل جاتے ہیں۔ آئندہ قومیں ان لفظوں سے احتراز کرتی ہیں۔ لیکن اپنے اعمال کی طرف نہیں دیکھتیں کہ کیا ہم اپنے اعمال سے تو ان ہی الفاظ کو نہیں دوہرا رہے۔ کہتے ہیں۔ کہ

جرمنی کا بادشاہ فریڈرک

سخت تند مزاج تھا۔ اسے ایک گھوڑا بہت پیارا تھا۔ ایک دفعہ وہ گھوڑا بیمار ہو گیا۔ بادشاہ نے نوکروں کو حکم دیا۔ کہ اس کا پوری طرح خیال رکھیں۔ اور ڈاکٹروں کو حکم دیا۔ کہ پوری توجہ سے اس کا علاج کریں۔ اور ہر دس منٹ کے بعد اسے گھوڑے کی حالت کے متعلق اطلاع ملتی رہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ جس نے گھوڑے کے مرنے کی خبر دی میں اسے مار ڈالونگا اور اگر کسی نے بھی اطلاع نہ دی سب کو مروا ڈالوں گا ڈاکٹر اور نوکر سب اس حکم سے گھبرا گئے اور گھوڑے کا علاج پوری محنت سے کرتے رہے۔ لیکن آخر گھوڑا مر گیا۔ جب گھوڑا مر گیا۔ تو سب گھبرائے کہ اب کون گھوڑے کی موت کی خبر بادشاہ کو دینے جائے۔ جو جائے گا۔ اس کی جان کی خیر نہیں۔ اور اگر کوئی بھی نہ جائے۔ تو سب مارے جائیں گے۔ وہ ایک دوسرے کو آمادہ کرتے۔ لیکن کوئی تیار نہ ہوتا۔ آخر بہت

سوچ بچار کے بعد

اطلاع پہنچانے کے لئے انہوں نے بادشاہ کا ایک منہ چڑھے نوکر کو چنا۔ پہلے تو اس نے لیت و لعل کیا۔ لیکن آخر تمام نوکروں کے سمجھانے پر وہ مان گیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ وہ عقلمند بھی تھا۔ جب وہ بادشاہ کے پاس اطلاع لے کر گیا۔ تو بادشاہ نے اسے دیکھتے ہی کہا۔ اتنی دیر کیوں لگائی ہے۔ کہو گھوڑے کے متعلق کیا خبر لائے ہو۔ اس نے کہا حضور بالکل آرام ہے۔ بادشاہ نے پھر پوچھا۔ کیا

واقعہ میں

آرام میں ہے۔ اس نے کہا۔ حضور گھوڑا بالکل آرام سے زمین پر لیٹا ہوا ہے۔ اسے بالکل درد نہیں۔ نہ وہ چیخیں مارتا ہے۔ نہ دم ہلاتا ہے۔ نہ کان ہلاتا ہے۔ نہ اس کا پیٹ ہلتا ہے۔ آنکھیں بھی بند ہیں۔ اور بالکل آرام سے لیٹا ہوا ہے۔ کوئی حرکت نہیں کرتا۔ بادشاہ نے کہا۔ اس کا تو یہ مطلب ہے۔ کہ

گھوڑا مر گیا ہے

اس نے کہا۔ حضور ہی کہتے ہیں۔ میں تو نہیں کہتا۔ تو

الفاظ بدل لینے سے کیا بنتا ہے

منہ سے بے شک نہ کہا۔ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ لیکن جس نے اپنے عمل سے ایسا ہی نمونہ دکھایا۔ تو وہ منہ سے کہنے والے سے کم نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک برابر ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وہ ساتھی بڑے گندے تھے۔ جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا تھا۔ کہ جا تو اور تیرا رب جا کر لڑو۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنے اعمال سے وہی ثابت کرتے ہیں۔ جو انہوں نے منہ سے کہا تھا۔ تو وہ گالیاں ان کو نہیں لگتیں۔ ہم کو لگتی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ دلوں کی حالت کو دیکھتا ہے۔ اور ارادوں اور نیتوں سے خوب واقف ہے۔ اگر ایک شخص اسلام کے لئے اپنی زبان بھی نہیں ہلاتا اور آرام سے گھر میں لیٹا رہتا ہے۔ اور دل میں خوش ہوتا ہے۔ کہ اسے قربانی نہیں کرنی پڑتی۔ بے شک اسلام کو ضعف پر ضعف پہنچے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت خطرہ میں ہو۔ لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کو گالیاں دیتا چلا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے غداری کی۔ تو یہ گالیاں ان کے لئے نہیں بلکہ اس کے اپنے لئے ہیں۔ آج

دشمن اسلام کے مقابلہ میں

اپنی جانیں اور روپیہ مال صرف کرکے اسلام کے خلاف کالجوں کے ذریعہ۔ ہسپتالوں کے ذریعہ انجمنوں اور سوسائٹیوں کے ذریعہ سیاسی نمائندوں کے ذریعہ پراپیگنڈا کر رہا ہے۔ اگر اس حالت میں ایک مسلمان اپنے گھر میں لیٹا ہوا حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کو برا بھلا کہتا چلا جائے۔ تو یہ اس کی حد درجہ کی حماقت ہوگی اسے سوچنا چاہیئے کہ کیا اس نے اسلام کی خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالی ہے؟ کیا اس نے اسلام کے لئے اپنی جان کو اسی طرح ہلاکت میں ڈالا جس طرح وہ دنیا کے لئے ڈالتا ہے؟ کیا وہ اسلام کی اشاعت کیلئے ہر قربانی کرنے کیلئے تیار ہے اور کر رہا ہے؟ جس آدمی کا نفس ان سوالوں کا جواب ہاں میں دے اسے اپنے آپ کو

خوش قسمت

سمجھنا چاہیئے ورنہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون منہ سے نہ کہنا اور عمل سے اس کا ثبوت دینا یہ دونوں برابر ہیں۔

پس

ہماری جماعت کو غور کرنا چاہیئے

کہ ان کے اعمال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کے قول کے مصداق تو نہیں۔ ہر وہ شخص جو ایمان میں کمزوری دکھاتا ہے۔ اور اپنا دن رات اسلام کے پھیلانے کے لئے وقف نہیں کرتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کی اشاعت کا اسے احساس نہیں۔ قربانی کے نام سے اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے۔ چندہ دیتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپتے ہیں۔ اور دل میں انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اگر وقف زندگی کا مطالبہ ہو۔ تو خوف سے کانپنے لگتا ہے۔ یا وہ لوگ جن کی اولاد وقف کے قابل ہے۔ لیکن وہ ان کو وقف کی تحریک نہیں کرتے یا اگر لڑکا زندگی وقف کرتا ہے۔ تو مائیں اور بہنیں رونا شروع کر دیتی ہیں اور باپ کہتا ہے کہ کیا میں نے تجھے اسی دن کے لئے پڑھایا تھا۔ کہ زندگی وقف کردے ایسے انسانوں کا کوئی حق نہیں۔ کہ وہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کے متعلق کہیں۔ کہ وہ نافرمان اور غدار تھے۔ بلکہ چاہیئے کہ اپنے آپ کو بھی انہی میں سے شمار کریں۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ علیہم السلام کی جماعتوں کا کام اتنا مشکل نہ تھا۔ جتنا ہمارا کام ہے۔ اس وقت صرف یہ سوال تھا کہ تخت پر خدا تعالےٰ کو بٹھایا جائے۔ یا فرعون کو۔ لیکن آج تو خدا تعالےٰ کے وجود کا ہی سرے سے انکار کیا جا رہا ہے۔ اور بجائے لا اِلٰہ اللّٰہ ثابت کرنے کے اور بجائے اللہ تعالےٰ کی طاقتوں کو ثابت کرنے کے ہمیں

اللہ تعالےٰ کی ذات

کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ کہ وہ موجود ہے۔ کیونکہ دنیا اس کی ذات کا انکار کر رہی ہے ایسے حالات میں اس کی صفات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس میں کون کونسی طاقت ہے اور کونسی نہیں۔ اب صرف خدا تعالےٰ کو تخت پر بٹھانے کا سوال نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی دوبارہ پیدائش کا سوال ہے کہ خدا تعالےٰ کا وجود ایسے طور پر ظاہر ہو کہ دنیا اس کا انکار نہ کر سکے۔ اس وقت سوال یہ نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کو کس طرح دنیا میں قائم کیا جائے۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وجود کو کس طرح منوایا جائے جیسی ظلمت اور جیسی ضلالت ہمارے زمانہ میں ہے اور جس طرح۔

اللہ تعالےٰ کے وجود کا انکار

ہمارے زمانہ میں کیا جا رہا ہے۔ اس کی نظیر پہلے وقتوں میں نہیں ملتی۔ ہماری جماعت کو بھی اس کے مقابل پر ایسی شاندار قربانیاں کرنی چاہئیں۔ جن کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا فضل مل کر اعلےٰ نتائج پیدا کرے۔ اور وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کے وجود کو دنیا سے منوا دیں اور اس کی حکومت دنیا پر قائم کردیں۔ گو

اللہ تعالےٰ کی حکومت

زمین پر بھی ویسی ہے۔ جیسی آسمان پر ہے اور تمام دنیا اس کے قانون قدرت کے ماتحت چل رہی ہے۔ اگر دہریہ یا دوسرے لوگ اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید یا اس کی عبادت نہیں کرتے تو اس سے اللہ تعالےٰ کی حکومت میں کوئی زق نہیں پڑتا۔ مگر ایک لحاظ سے اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے اور وہ اس طرح کہ

اللہ تعالےٰ کی عظمت

لوگوں کے دلوں میں قائم ہو جائے

جب بادشاہوں کو تخت پر بٹھانے کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ تو ملک کے بڑے بڑے آدمی بلائے جاتے ہیں۔ انگلستان کے بادشاہ کو آرچ بشپ آف کنٹربری تخت پر بٹھاتا ہے۔ اور اگر اسلامی ممالک میں یہ رسم ادا کرنی ہو۔ تو شیخ الاسلام اس رسم کو پورا کرتا ہے اسی طرح

اللہ تعالےٰ کی تخت نشینی کی رسم

میں انہی کو شامل کیا جائے گا۔ جو اس کے حضور معزز ہوں گے۔ اور جو اس قابل ہوں گے۔ کہ وہ اس رسم میں شامل ہوں جنہوں نے اس کی تخت نشینی کے دن کے لئے ہر چیز قربان کردی۔ اور اس کی راہ میں دیوانہ وار تکالیف کو برداشت کرتے چلے گئے۔ یہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالےٰ اپنی تخت نشینی کے موقع پر شریک کرے گا۔ لیکن وہ جنہوں نے کہا۔

اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ اللہ تعالےٰ کبھی پسند نہیں کریگا۔ کہ ایسے ناپاک لوگ اس کی تخت نشینی میں شامل ہوں۔ اور ان کے ناپاک ہاتھ اسکے سر پر تاج رکھیں۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔

دور کر دو ان ناپاک ہاتھوں کو

میں ان کے ذریعے اپنی تخت نشینی نہیں چاہتا۔ تمہارے دل میں میری کوئی وقعت نہیں تھی۔

پس اللہ تعالےٰ اپنی تخت نشینی اس شخص کے ہاتھ سے کرائے گا۔ جو آج اسلام کا شیخ الاسلام ہے۔ جس کے دل میں اسلام کا درد ہے۔ اور جو دن اور رات اس فکر میں رہتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی بادشاہت جلد دنیا میں قائم ہو۔ جب موجودہ بادشاہ کے والد کی تاج پوشی کی رسم دہلی میں ادا کی گئی تو میں اس وقت بچہ ہی تھا۔ جب بادشاہ دربار میں آیا۔ تو ایک بہت بڑا رئیس تھا۔ جسے بادشاہ کی آمد کا اعلان کرنے پر مقرر کیا گیا تھا۔ وہ بگل کبھی ادھر منہ کرکے بجاتا۔ اور کبھی دوسری طرف اور جب وہ صاحب اس طرح بادشاہ کی آمد کا اعلان کرتے تھے۔ تو دوسرے رؤساء ان پر رشک کرتے تھے۔ کہ کتنا عزت کا کام ان کے سپرد کیا گیا ہے۔ حالانکہ عام حالات میں بگل بجانا کوئی عزت کی چیز نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن بادشاہ کی تخت نشینی پر ٹرمپیٹر Trumpeter ہونا بڑی عزت کی چیز سمجھا جاتا ہے۔ اگر دنیا کے بادشاہوں کے ٹرمپیٹر کی یہ عزت ہوتی ہے۔ تو

خدا تعالیٰ کی بادشاہت کا ٹرمپیٹر

ہونا کتنا عزت کا مقام ہے۔ مگر ہر شخص اس کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ یہ اعزاز بھی انہی لوگوں کے سپرد ہوگا۔ جو اپنے آپ کو اس کا مستحق ثابت کریں گے۔ اور اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو اسلام اور احمدیت کے لئے فنا کر دیں گے۔ پس پہلے استحقاق پیدا کرو۔ تا اللہ تعالےٰ یہ کام تمہارے سپرد کردے

غرض ہماری جماعت کو اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کرنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنی تخت نشینی کا ٹرمپیٹر مقرر کردے۔ آج اللہ تعالےٰ شیخ الاسلام یا آرچ بشپ کا عہدہ اسی کو دے گا۔ جس کے متعلق وہ یہ سمجھیگا کہ یہ میرا دیوانہ عاشق ہے۔ اور اپنی تخت نشینی کے وقت ٹرمپیٹر کا عہدہ انہی لوگوں کے سپرد کریگا جو اس وقت خدا تعالےٰ کے لئے اپنے دل کی آواز تک کو دبا دیتے ہیں۔ اور جن کی نسبت اللہ تعالےٰ قرار دے گا۔ کہ وہ اس کی تخت نشینی کے اعلان کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم بھی ان لوگوں میں شامل ہوں۔ جو دنیا میں اس کی تخت نشینی کی رسم ادا کرنے والے ہوں۔ یا دنیا میں اسکی تخت نشینی کا اعلان کرنے والے ہوں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(الفضل ۲۹ ستمبر ۱۹۴۵ء)

درخواست دعا

عاجز کے والد بزرگوار چوہدری شریف احمد صاحب مینیجر ایشوا فریقن کمپنی لمیٹڈ کراچی پر ہفتہ کی شب کو فالج کا حملہ ہوا۔ جس کا اثر زبان دائیں بازو اور ٹانگ پر ہے۔ ٹانگ پر اثر زیادہ نہیں ہے۔ البتہ بازو اور زبان پر تھوڑے افاقہ کے ساتھ بدستور قائم ہے۔ زبان میں لکنت بھی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ نیز امسال ہم دو بھائی ایف اے کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں کچھ گھریلو پریشانیاں بھی درپیش ہیں۔ احباب ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں۔

وسیم چوہدری اسلامیہ کالج کراچی

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

مدھم رفتار

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں وہ احباب جو سابقون الاولون کا مقام رکھتے ہیں اور ان میں سے کسی کا بقایا ہے۔ وہ اپنا بقایا بہت مدھم رفتار سے ادا کر رہے ہیں۔ حالانکہ فہرست بن چکی ہے۔ صرف بقایا والوں کے بقایا کا انتظار ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ ۳۱ مئی تک بقایا صاف کرلیں۔ تا نام فہرست میں آجائے اور بقایا ہونے کے سبب نام فہرست سے کٹ نہ جائے۔

کئی بقایا دار ایسے بھی ہیں جو بے پرواہ ہیں کہ نہ جواب دیتے ہیں اور نہ ادا کرتے ہیں۔ ان کی ایسی عدم توجہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنا بقایا بوجہ ناداری ادا نہیں کرسکتے۔ ایسے احباب اطلاع دیں تا نام ان کا کاٹ دیا جائے یا بقایا ادا کریں۔ اور نام فہرست میں درج کرالیں۔ وکیل المال تحریک جدید ربوہ

امانت خاص تحریک جدید

میں حصہ لیکر آپ اپنے محبوب امام کے تفکرات کو دُور کرنے کا باعث ہوں گے

"روپیہ کا گھر میں پڑا رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس پڑا رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر۔ اُن کی تعلیم اور پیشوں کی خاطر اپنی آمدن میں سے تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور امانت کے طور پر "تحریک جدید" یا صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کراتے رہیں اور اس کا نام "امانت خاص" رکھیں...... اگر یہ تجویز کامیاب ہوجائے تو میری فکر بھی دور ہوجائے"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے آج ہی اپنا کھاتہ "امانت خاص تحریک جدید" میں کھلوانے کی کوشش فرمائیے۔

اس معاملہ میں ہر قسم کی وضاحت کیلئے خاکسار کو تحریر فرمائیے۔ اللہ تعالے آپ کی مدد فرمائے۔ آمین۔ (افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

سیّدہ امۃ القیوم صاحبہ بنت سید باقر شاہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند سید منور حسین صاحب ولد سید کرم شاہ صاحب ساکن موضع راہیہ الی تلونڈی ضلع گوجرانوالہ سے خلع دلوایا جائے۔ اس کا فیصلہ کرتے ہوئے درخواست خلع منظور کرلی گئی ہے۔ چونکہ سید منور حسین صاحب کی موجودہ رہائش کا علم نہیں ہوسکا۔ اس لئے بذریعہ اخبار فیصلہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ میعاد اپیل تیس ۳۰ یوم ہے ۲۸/۳/۵۵۔ ناظم دار القضاء ربوہ

رسالہ "الفرقان" ـــ کا ـــ "جماعت اسلامی نمبر"

الفرقان کا آئندہ شمارہ "جماعت اسلامی نمبر" ہوگا۔ یہ خاص نمبر یکم مئی کو شائع ہو رہا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ جماعت اسلامی کے متعلق پوری معلومات حاصل کرنے کے لئے یہ نمبر ضرور خریدیں۔ الفرقان کے سو صفحات سے زیادہ ہوں گے۔ اور نہایت قیمتی اور ٹھوس مقالات شائع ہو رہے ہیں۔ ایک نسخہ کی قیمت ایک روپیہ اور دس رسالے خریدنے والے سے فی نسخہ چودہ آنہ اور سو رسالے خریدنے والے سے ۱۲؍ آنے فی نسخہ رقم لی جائے گی۔ دس یا دس سے زیادہ کے خریدار اگر مندرجہ بالا حساب سے رقم ۱۵؍ اپریل تک ادا کردیں گے تو ہر دس رسالوں پر ایک رسالہ زائد مفت دیا جائے گا۔

صدر صاحبان و سیکرٹریان تبلیغ کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے لئے مطلوبہ تعداد سے فوراً مطلع فرمائیں۔ مینیجر الفرقان ربوہ

شکریہ و درخواست دعاء

میرے لخت جگر عزیزم بشیر احمد مرحوم کی وفات پر اندرون پاکستان و بیرونی احباب نے جن جذبات ہمدردی کا بذریعہ خطوط اظہار کیا ہے ان کا میں تہ دل سے ممنون ہوں۔ ہر ایک دوست کو الگ الگ جواب دینے سے قاصر ہونے کی وجہ سے بذریعہ اخبار ان کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید عرض کرتا ہوں کہ عزیزم مرحوم میرا ایک ہی لڑکا تھا جو علاوہ تعلیمی مشاغل کے سلسلہ کی خدمت میں بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا کرتا تھا۔ میں جملہ احباب کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ دعاء فرمائیں کہ مولیٰ کریم اس عاجز کو عزیز بشیر احمد مرحوم کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

محمد اعظم بوتالوی عفی عنہ جونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

میرے محبوب کو تو جلد شفاء دے یارب

میرے محبوب کو تو جلد شفاء دے یارب ۔۔۔ میری بگڑی ہوئی تقدیر بنا دے یارب

دیکھ سکتا ہی نہیں ضعف و نقاہت انکی ۔۔۔ میرے آقا کے سب آزار ہٹا دے یارب

دل میں ہے سوز تو آنکھوں سے رواں ہیں آنسو ۔۔۔ فضل کے پانی سے یہ آگ بجھا دے یارب

تیری رحمت کا یہ سایہ رہے ہم پر تا دیر ۔۔۔ اس کی برکات سے مُردوں کو جلا دے یارب

تیرے بندے جو ہیں فرسودہ خیالوں کے اسیر ۔۔۔ اس کے ہاتھوں سے رہا ان کو کرا دے یارب

تری درگہ میں ہے راحت کا فقط عجز و نیاز

ہو قبول اس کو وہ توفیق دعا دے یارب

عبد الرحمٰن راحت لاہور

ضروری اعلان

بعض رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتیں اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ چندہ تحریک خاص اور چندہ سفر امریکہ و یورپ ایک ہی تحریک یا چندہ کے دو مختلف نام ہیں۔ یعنے تحریک خاص میں چندہ سفر امریکہ و یورپ شامل ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چندہ تحریک خاص کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۵۴ء میں تین سال کے لئے جاری فرمایا تھا۔ اور موصی احباب کے لئے اس کی شرح دو پیسے فی روپیہ اور غیر موصیوں کے لئے ایک پیسہ فی روپیہ مقرر کرتے ہوئے حضور نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا تھا۔

چندہ سفر امریکہ طوعی چندہ ہے۔ جس کی تحریک خود احباب جماعت کی طرف سے مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء میں پیش ہوئی تھی۔ اس وقت اس کا اندازہ ۵۰،۰۰۰ روپے لگایا گیا تھا۔ جس کے پیش نظر جماعت نے کچھ نقد رقم ادا کی۔ اور کچھ وعدہ جات لکھوائے۔ اس وقت تک اس مد میں کل وصولی ۲۸۳۴۱ روپے ہوئی ہے۔ اب بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے سفر یورپ پر خرچ کا اندازہ دو لاکھ روپے سے بھی زائد لگایا گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو اس تحریک کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ یہ رقم جلد پوری ہوجائے۔

حضور نے اپنے پیغام ۱۳؍ مارچ ۱۹۵۵ء میں بھی اس طرف توجہ دلائی ہے

(ناظر بیت المال ربوہ)

پیرامونٹ ہیر آئیل، گرنے بالوں کو روکتا ہے، ملنے کا پتہ: پیرامونٹ پرفیومری ورکس سیالکوٹ شہر

دواخانہ خدمتِ خلق

ہم اپنے کرم فرماؤں کی اطلاع کیلئے نہایت خوشی سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا دواخانہ عارضی جگہ سے منتقل ہو کر اپنی مستقل عالیشان عمارت واقع "گول بازار ربوہ" میں جا رہا ہے۔ جہاں انشاء اللہ باقاعدہ کام شروع ہو رہا ہے۔ ہم احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ ہمارا ترقی کی طرف یہ قدم ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ آمین

مینیجر دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

شفاء لیکوریا

لیکوریا (سیلان الرحم) کے شافی علاج کیلئے "شفاء لیکوریا" کا مکمل کورس استعمال کیجئے۔ قیمت۔ پندرہ روپے

ماء الشفاء

ہسٹریا (بائوگولہ) کمی خون ضعف اشتہاء اور عام جسمانی دماغی کمزوری کے لئے اکسیر دواء ہے ۴/۵ روپے

ملنے کا پتہ: سعید دواخانہ ۳۶۲/۵ لوہاری گیٹ لاہور

اکسیر حافظہ

دماغ و حافظہ کو قوی کرتی ہے۔ مفرح قلب ہے اور اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتی ہے حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے جملہ دماغی کام کرنے والوں۔ خصوصاً امتحانوں کی تیاری کرنے والے طالبعلموں کے لئے بے بدل۔ کثیر المنافع بیش قیمت عجیب الاثر دوا ہے۔ قیمت بوتل دو دو ہفتہ ایک روپیہ ۸/ علاوہ محصولڈاک

ڈاکٹر محمد نور الٰہی چنیوٹ

نوٹس

اراضی رقبہ تقریباً ساٹھ ایکڑ جس میں ۲ ٹیوکنوئیں اور ایک جگہ زمین میں مضبوط کوٹھ جس میں مزارعین کے رہنے اور مال مویشی کے لئے بالکل محفوظ جگہ ہے بنا ہوا ہے اس زمین کی آب پاشی کے لئے ۲ کنوؤں کے علاوہ چار ماہ کے لئے نہری پانی بھی ملتا ہے اور ساتھ ہی دس ہارس پاور کا ولایتی انجن۔ چار انچ ٹیوب ویل سمیت لگا ہوا ہے۔ آٹا پیسنے کی ولایتی مشین اور ایک دھان کی مشین بھی ہے قابل فروخت ہے۔ یہ زمین ریلوے سٹیشن گھوٹکی کے قریب ضلع سکھر سندھ میں ہے ــــ نیز سامان میں ایک بیلنا کماد کا رس نکال کر گڑ وغیرہ بنانے کا بھی ہے۔ اور اگر کوئی دوست ٹھیکہ پر لینا چاہیں تو ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر سکتے ہیں یا رو برو زمین دیکھ کر تسلی فرما سکتے ہیں۔

محمد رفیع صوفی ریٹائرڈ ڈی ایس پی احمدیہ منزل سکھر سندھ

سندات غلط ثابت کرنے والے کو مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام

تریاق چشم (رجسٹرڈ)

یہ ایک حیرت انگیز ایجاد ہے جو ککروں کو زائل کرنے میں بالکل بے ضرر اور سریع التاثیر ہے "تریاق چشم" فوری طور پر چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر دیتا ہے اور آنکھوں کی خارش۔ کھجلی۔ گید اور سرخی کو کاٹ دیتا ہے۔ چھپر اگر گل گئے ہوں یا پلکیں گر رہی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ آنکھیں دھوپ یا روشنی میں دکھتی ہوں۔ اور طالب علم مطالعہ سے عاجز آ گئے ہوں اور ککروں کی وجہ سے موسلا دھار پانی بہتا ہو۔ اور ککروں کی وجہ سے مریض دھاڑیں مارتا ہو تو ایک چٹکی دوا سے فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ بعض مایوس مریض تو مسلسل علاج سے تنگ آ کر اپریشن کیلئے تیار ہو چکے تھے مگر ناگہاں اس دوا کا پتہ مل گیا اور وہ اپریشن کی مصیبت سے بچ گئے۔

تریاق چشم کے بڑے بڑے ڈاکٹروں۔ اعلیٰ سرکاری افسروں۔ کالج کے پروفیسروں۔ اخبارات کے ایڈیٹروں و دیگر معززین نے اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر حیرت انگیز اثرات ملاحظہ فرما کر سندات اور انعام دیئے ہیں ــــ قیمت صرف پانچ روپے فی تولہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

المشتہر: مرزا حاکم بیگ موجد "تریاق چشم" حویلی منصف چنیوٹ ضلع جھنگ

SHINO

شائنو بوٹ پالش

پاکستانی مصنوعات میں

اعلیٰ درجہ کے بوٹ پالش کی کمی کو دور کرنے کے لئے ہم نے سائنٹیفک اصول پر تیار کردہ معیاری بوٹ پالش "شائنو" کے تجارتی نام سے مارکیٹ میں پیش کیا ہے۔ "شائنو" بوٹ پالش آپکے جوتے کی حفاظت اور نفاست کا ضامن اور صحیح معنوں میں کم خرچ بالانشین کا مصداق ہے۔ تھوک کے بیوپاریوں کیلئے خاص رعایت اور ہر بڑے شہر کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ تاجر صاحبان متوجہ ہوں

ویسٹ لینڈ کمپنی ۲ میکلوڈ روڈ لاہور

(سول ڈسٹری بیوٹرز برائے پنجاب و صوبہ سرحد)

شفا نہ ہونے پر قیمت واپس ہو گی

رحمت پلز: جملہ امراض مردانہ۔ مادہ حیوانیہ کی کمی۔ اعضائے رئیسہ کی کمزوری۔ تبخیر۔ غذا کا صحیح ہضم نہ ہونا۔ جلابوں کا خود بخود لگ جانا۔ دودھ کا ہضم نہ ہونا وغیرہ امراض کو رفع کرنے اور قدرتی صحت کو بحال رکھنے کیلئے اکسیر ہیں۔ قیمت مکمل کورس ۸/۲ روپے

سفوف رحمت: جس میں کسی کشتہ کی ملاوٹ نہیں۔ صرف امراض مردانہ کو رفع کرتا ہے بشرطیکہ بھوک لگتی ہو۔ صرف ۲۱ روز کے استعمال پر تمام عمر اپنے پر ناز رہے گا۔ قیمت ۴/۵ روپے۔

سرمہ رحمت: رنگت میں سبز ہے اور جملہ امراض چشم کو رفع کرنے خاص طور پر دکھتی آنکھوں میں صرف دو دفعہ کا لگانا ہی کافی ہے۔ لگانا ضروری ہے قیمت فی تولہ ۴/۲ روپے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان میں شفا رکھ کر میری اعانت فرمائی ہے جس کا میں تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ الا ماشاء اللہ کوئی مریض شفا یاب نہ ہو تو اطلاع دیں تا کہ قیمت واپس کر سکوں مشکور ہوں گا۔ قیمت علاوہ محصولڈاک

تیار کردہ **دواخانہ رحمت ربوہ** ضلع جھنگ

فینسی زیورات

مقامی و بیرونی احباب سونا، چاندی کے فینسی زیورات حسب منشاء عین وقت پر تیار کرنے کے لئے ہماری واحد اور قدیمی دوکان کی خدمات حاصل کریں۔ بے شمار خوشنودی کے سرٹیفکیٹوں میں سے چند ایک معززین کے نام یہ ہیں:

(۱) جناب ڈاکٹر نور محمد صاحب ایم بی بی ایس لاہور۔ (۲) جناب محمد علی صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازیخاں (۳) ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ایم بی بی ایس چھبر یا سندھ

المشتہر: عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران

اندرون موچی گیٹ چوک نواب صاحب لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

حب اطہر (رجسٹرڈ) اسقاط حمل کا مجرب علاج۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۸/۱۔ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۲/۱۳۔ حکیم نظام جہان اینڈ سنز گوجرانوالہ

پاکستان کے نئے بجٹ میں پانچ لاکھ روپے کی بچت

دفاع پر اسی کروڑ اور ترقیات کے کاموں پر ایک ارب ۴ کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے

کراچی یکم اپریل۔ وزیر خزانہ چودھری محمد علی نے پاکستان کا آٹھواں متوازن بجٹ پیش کرتے ہوئے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ یہ بجٹ ملک کی اقتصادی ترقی کے فروغ اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنے میں مدد دے گا۔ نئے مالی سال کے بجٹ میں دراصل ایک کروڑ ۷۳ لاکھ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ جو سگریٹوں۔ مصنوعی سلک اور چائے پر ٹیکسوں میں اضافہ کی آمدنی حاصل ہونے کے بعد پانچ لاکھ روپے کی بچت میں تبدیل ہو جائے گا۔ نیا بجٹ ایک "وائٹ پیپر" کی صورت میں شائع کیا گیا۔ اس بجٹ کے مطابق عوام کو سوتی کپڑا سستے نرخوں پر ملے گا انکم ٹیکس سپر ٹیکس اور بکری ٹیکس کی شرح میں تبدیل نہیں ہوگی۔

گورنر جنرل کی منظوری حاصل ہو جانے کے بعد آج پاکستان کے وزیر خزانہ چودھری محمد علی نے ۵۶-۱۹۵۵ء کے لئے متوازن بجٹ پیش کیا ہے۔ اس کے مطابق نئے مالی سال میں آمدنی کا تخمینہ ایک ارب ۱۹ کروڑ ۲ لاکھ روپے اور اخراجات کا تخمینہ ایک ارب ۲۰ کروڑ ۳۹ لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ اس طرح ایک کروڑ ۷۳ لاکھ روپے کا جو خسارہ ہوگا۔ وہ ٹیکسوں میں اضافہ کے بعد پانچ لاکھ روپے کی مجموعی بچت میں تبدیل ہو جائے گا۔ مجموعی طور پر مستقل اخراجات۔ ایک ارب ۴۲ کروڑ ۹۳ لاکھ روپے کے ہوں گے۔ نئے بجٹ میں سب سے زیادہ اہمیت ترقیاتی منصوبوں کے اخراجات کو دی گئی ہے۔ جن پر نئے مالی سال میں ایک ارب ۱۴ کروڑ ۴۸ لاکھ روپے صرف ہوں گے۔ پچھلے سال کے سرمایہ میں سے ۱۵ کروڑ ۷۹ لاکھ روپے کی رقم بچ رہی ہے۔ جس میں سے ۹۴ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے صوبوں ریاستوں اور لوکل باڈیز کو قرضوں کی صورت میں دے دیئے جائیں گے۔ محفوظ سرمایہ میں سے ۱۳ کروڑ ۳ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے نئے مالی سال میں دفاع پر ۷۱ کروڑ ۱۵ لاکھ روپے اور گذشتہ سال کے بچے ہوئے سرمایہ میں سے ۸ کروڑ ۸۵ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے اس طرح پچھلے سال کے مقابلہ میں دفاع پر مزید دس کروڑ ۴۴ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

اقتصادی پالیسی قوم کے اجتماعی مفاد کے پیش نظر مرتب ہونی چاہیئے

کراچی یکم اپریل۔ پاکستان کے وزیر خزانہ چودھری محمد علی نے کل شب یہاں بتایا کہ جس اقتصادی پالیسی کی وہ حمایت کر رہے ہیں۔ اور جس پر انہوں نے عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کا بنیادی اصول یہ ہے۔ کہ قوم کا اجتماعی مفاد پیش نظر رہنا چاہیئے۔ وزیر خزانہ نے بتایا۔ کہ سول اور فوجی اداروں اور پولیس اور نظم ونسق کے اخراجات کو ٹیکسوں کی آمدنی سے پورا کیا جانا چاہیئے۔ اور اگرچہ ان اخراجات میں اضافہ کا تقاضا شدید تھا۔ مگر عوام میں ٹیکسوں کی ادائیگی کی صلاحیت کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ چودھری محمد علی نے اس جانب بھی اشارہ کیا۔ کہ پاکستان میں جو ٹیکس عائد ہیں۔ وہ لگ بھگ چھ فی صد ہیں۔ جبکہ دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں ٹیکسوں کی تعداد ۲۰ فی صد تک پہنچ جاتی ہے۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

غلہ:۔ ماش سیاہ ثابت -/۱۲ تا ۱۲/۸ ماش سبز ثابت -/۱۳ تا -/۱۴ مونگ ثابت -/۹ تا -/۱۰ مسور ثابت -/۱۱ تا ۱۱/۴ چنے ۱۲/۶ کابلی چنے -/۹ تا -/۱۴ گندم ۱۱/۴ آٹا ۱۱/۱۴ گڑ -/۱۰ تا -/۱۲ شکر -/۱۱ تا -/۱۴ چینی دیسی -/۲۰ تا -/۳۲ باجرہ ۶/۸ تا ۸/۴ توریہ -/۱۲ تا -/۱۳ کھل توریہ ۲/۸ تا -/۳ تیل توریہ -/۳۴ تا ۳۵/۸ تیل بنولہ -/۳۰ تا ۳۴/۸ تیل ناریل -/۱۲۲ تیل تلی -/۷۰ دیسی گھی -/۱۵۵ تا -/۱۶۰ تا ۱۶۵/- بناسپتی گھی -/۳۴ تا -/۳۵ ٹین۔

کریانہ:۔ سرخ مرچ -/۳۰ تا -/۴۰ کالی مرچ -/۲۲۵ الائچی ڈوڈہ -/۲۹۰ الائچی خورد -/۵۴ سیر نمک ۲/۴ تا ۸/۴۔ لونگ -/۹۴ ملٹھی -/۶۷ تا -/۷۷ خشک میوہ:۔ بادام -/۵۰ تا -/۷۰ سوگی -/۴۰ تا -/۵۰ کھوپرا -/۱۲۰ چھوہارا -/۲۰ تا -/۲۵ پستہ -/۲۱۰ تا -/۲۲۰ گری بادام -/۲۵۰ روپے۔

صرافہ:۔ سونا ۱۰۳/۸ تا ۱۰۴/۸ پونڈ -/۶۵ چاندی ٹکسالی -/۱۴۵ چاندی -/۱۵۴ تا -/۱۶۱

فارموسا میں جنگ بندی کا مسئلہ

سر ونسٹن چرچل کا بیان

لندن یکم اپریل۔ وزیر اعظم برطانیہ سر ونسٹن چرچل نے کل دارالعوام میں بتایا کہ حکومت برطانیہ ہر اس تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ جس کے ذریعہ فارموسا کے علاقہ میں جنگ کو مزید پھیلنے سے روکا جاسکے۔

ایک انسپکٹر وصایا کی ضرورت!

صیغہ ہذا میں ایک انسپکٹر وصایا کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں ۷ اپریل ۱۹۵۵ء تک ارسال فرمائیں۔ مقامی پریذیڈنٹ یا امیر کی سفارش ساتھ آنی چاہیئے

سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان
بہشتی مقبرہ ربوہ

اعلان رشتہ

ایک عزیزہ کے لئے کسی احمدی مخلص اور معزز گھرانے میں رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ برسر روزگار احمدی ہو خط وکتابت ذیل کے پتہ پر ہو
محمد ابراہیم احمدی
محلہ حاجی پورہ شہر سیالکوٹ

ولادت

مکرم جمعدار محمد نصیب صاحب عارف حال ایمونیشن ڈپو نوشہرہ چھاؤنی جو خاکسار کے ہم زلف ہیں کے ہاں اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے محمد شفیق نام تجویز فرمایا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو لمبی عمر عطا فرمائے اور دین وملت کا خادم بنائے۔ نومولود مکرم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی کا نواسہ ہے۔

خاکسار خادم حسین کپتان
محلہ دارالصدر غربی ربوہ